بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بیٹے، سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور نواب محمد علی خان صاحبؓ کے نواسے، حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں زاد بھائی مرزا انس احمد صاحب کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 ر دسمبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مرزا انس احمد صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بیٹے تھے ان کی گزشتہ دنوں ربوہ میں 81 سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے پوتے تھے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب محمد علی خان صاحب کے نواسے تھے۔ اس لحاظ سے یہ میرے ماموں زاد بھائی بھی تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان میں لی پھر ربوہ میں مکمل کی پھر پنجاب یونیورسٹی سے ایم.اے پاس کیا پھر کچھ عرصہ وہاں کالج میں خدمت کی اور پھر انگلستان آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم.اے کیا۔ 1955ء میں انہوں نے زندگی وقف کی اور 1962ء میں عملی زندگی میں قدم رکھا اور بڑی محنت سے مختلف شعبہ جات میں انہوں نے کام کیا بڑے شوق سے اور ہمت سے اور محنت سے کام کرنے کے عادی تھے۔ علم حدیث فلسفہ اور انگریزی ادب میں ان کا بڑا گہرا مطالعہ تھا حدیث سے خاص طور پر بڑا شغف تھا۔ اپنے شوق سے حدیث کی ابتدائی تعلیم محترم مولوی خورشید احمد صاحب مرحوم سے انہوں نے حاصل کی۔ اپنے گھر میں بھی ان کی بڑی اچھی لائبریری تھی۔ بڑی نایاب کتب رکھا کرتے تھے۔ پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ کوئی بھی طالبعلم کسی شعبہ میں رہنمائی کیلئے آجاتا تو بڑی اچھی معلومات دیا کرتے تھے۔ حدیث کے اہم اور بنیادی ماخذ کی کتب کے سیٹ بھی ان کے پاس تھے اور مختلف کتب خانوں سے انہوں نے یہ اکٹھے کئے تھے۔

جب 1955ء میں زندگی وقف کی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے اس کے بعد میرے پاس تین درخواستیں آئی ہیں ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے جو عزیزم مرزا ناصر احمد صاحب کا لڑکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انس احمد نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ میں قانون پڑھ کر اپنی زندگی وقف کروں لیکن اب آپ جہاں چاہیں مجھے لگا دیں میں ہر طرح تیار ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 56 سال تک مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت کی ان کو توفیق ملی۔ پہلے ابتدائی تقرر ان کا تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرر ہوا پھر 1975ء میں نائب ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہوئے پھر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ جامعہ احمدیہ کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ کچھ سال یہ ناظر تعلیم بھی رہے۔ نائب ناظر دیوان رہے اور تحریک جدید میں اب وکیل التصنیف کے کام پر فائز تھے۔ 1997ء میں گو انکی ریٹائرمنٹ ہوگئی تھی لیکن آخر دم تک ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ انصار اللہ مرکزیہ میں مختلف خدمات کی ان کو توفیق ملی۔ براہین احمدیہ اور محمود کی آمین کا انگریزی ترجمہ بھی کیا جو شائع ہو چکا ہے۔

آجکل سرمہ چشمہ آریہ ازالہ اوہام اور درثمین کے انگریزی ترجمہ کی نظرثانی پر کام کررہے تھے۔ ناصر فاؤنڈیشن کے تحت جو ہمارے اسکول شروع کئے گئے تھے اس کے بھی چیئرمین رہے۔ مجلس افتاء کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن بورڈ کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن قائم کی گئی تھی تاکہ احادیث کی کتب کو جماعتی طور پر شائع کیا جائے اور ترجمہ اور شرح لکھی جائے۔ یہ مسند احمد بن حنبل کا اردو ترجمہ کررہے تھے۔

ان کے داماد مرزا وحید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سفر پر بخارا اور سمرقند جارہا تھا تو مرزا انس احمد صاحب نے مجھے کہا کہ وہاں تم جا رہے ہو تو امام بخاری کی قبر پر بھی جانا اور میری طرف سے بھی دعا کرنا اور سلام کہنا۔ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور واقعات کا خزانہ جمع کر کے ہم تک پہنچایا ہے اس کا حق بنتا ہے کہ ہم اس کے لئے دعا کریں اور اسے سلام پہنچائیں۔

ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ جو کام آپ کو دیا جاتا آپ ایک جذبے کے ساتھ اس کو مکمل کرتے۔ نہایت جانفشانی اور محنت اور لگن کے ساتھ اپنے کام کو پوری طرح سرانجام دیتے۔ کمزوری اور بیماری کے باوجود میں نے آپ کو گھنٹوں لیپ ٹاپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اکثر یہ کہتے کہ میری خواہش تو صرف اتنی ہے کہ جو کام خلیفہ وقت نے میرے سپرد کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسے پورا کردوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے واقعات آپ اس قدر جوش اور جذبے اور نہایت لطیف انداز میں بیان کرتے تھے کہ سننے والے کا دل موہ لیتے تھے اور واقعات بیان کرتے وقت آپ کی آنکھیں نم ہوجاتیں اور آواز بھرا جاتی۔ ہر قسم کے مشکل حالات میں آپ نے ہمیشہ صبر اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔ حوصلے کے ساتھ ہر تنگی کو برداشت کرتے۔ اپنی علالت کی وجہ سے پیالی چائے کی نہیں اٹھا سکتے اور نہ ہی بستر پر پہلو بدل سکتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ اپنا کام جاری رکھا اور بڑی جانفشانی سے اپنی ذمہ داری نبھائی اور کبھی کوئی شکایت کا موقع نہ دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔

میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی بیٹی ندرت کہتی ہیں کہ میری بیٹی کی شادی تھی میں انتظام چیک کرنے کیلئے مارکی میں گئی تو وہاں بھائی انس پہلے سے بیٹھے تھے اور رو رہے تھے میں حیران ہوئی کہ یہاں اتنی جلدی کیوں آ گئے ہیں تو مجھے دیکھ کر بتایا کہ آج مجھے تمہارے ابا بہت یاد آ رہے تھے میر داؤد احمد صاحب مرحوم، تو میں یہاں آ کر تمہارے لئے دعا کررہا تھا۔ ان کے بھانجے عامر احمد لکھتے ہیں کہ خوشی غمی میں ایک محبت کرنے والے باپ کی طرح موجود رہے۔ ہر گھر میں اونچ نیچ ہوتی ہے لیکن ایسے معاف کردیتے جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں بلکہ اگر محسوس کرتے کہ میری کسی نصیحت کی وجہ سے اگلے کو تکلیف پہنچی ہے تو اس نیک نصیحت کے باوجود خود اس سے معذرت کرتے۔

منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف کہتے ہیں کہ ہمیشہ انہیں ہمدرد اور شفیق پایا۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ مزید کام دیں تاکہ بیماری میں جتنا زیادہ کام کرسکوں بہتر ہے۔ خلافت سے بے پناہ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں انہوں نے بہت قابل قدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ بہرحال ایک عالم تھے اور بڑا گہرا علم تھا ان کا۔ اس سے جماعت اب محروم ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور علماء پیدا کرے۔ ہر ایک نے لکھا ہے کہ مبلغین کی بہت عزت کیا کرتے اور علمی رنگ میں ان کی رہنمائی بھی فرمایا کرتے تھے۔

حافظ مظفر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میاں صاحب گوناگوں صفات کے مالک تھے خدا ترسی محبت الٰہی عشق قرآن عشق رسول سادگی تواضع اور رحمت وشفقت آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے غرباء اور مساکین کا بہت احساس تھا۔ کسی ضرورتمند کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے۔ ایک علمی شخصیت تھے حصول علم کا خاص ذوق تھا اور اس کے لئے آپ نے بہت محنت اور مجاہدہ کیا۔ پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پندرہ سولہ سال کی عمر میں ختم کرلی تھیں۔ کتب حدیث کا ایک بہت عمدہ اور قیمتی ذخیرہ انہوں نے ایک زرّ کثیر

سے اپنی لائبریری میں جمع کیا جس میں بہت مفید نایاب کتب موجود ہیں اوراس لحاظ سے ان کی ذاتی لائبریری بے نظیر اور اپنی مثال آپ ہے۔علم حدیث سے اتنا شغف تھا کہ اس کے دیگر موضوعات علم الرجال اور علم اصول حدیث پر بھی کتب آپ نے جمع کی تھیں۔آپ کی محبت حدیث کا ایک خوبصورت نظارہ رمضان المبارک میں آپ کے درس حدیث سے ہوتا تھا بڑے اہتمام اور محنت سے آپ یہ درس دیا کرتے جو بالعموم سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف موضوعات پر ہوتے تھے اوراس میں نادر اور قیمتی مواد جمع کر کے پیش فرماتے۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی آپ کو کئی سال تک تقاریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ڈاکٹر افتخار صاحب لندن سے لکھتے ہیں کہ حقیقی معنوں میں واقف زندگی تھے۔دفتر آنا نہیں چھوڑا اور اشاعت اور تراجم کے کاموں میں آخری دم تک مشغول رہے۔تراجم بہت انہماک کے ساتھ کرتے اور موزوں محاورہ تلاش کرنے میں بعض دفعہ کئی کئی دن لگا دیتے اور اطاعت کا معیار بھی بہت اعلیٰ تھا۔

خالد صاحب رشین ڈیسک لندن لکھتے ہیں کہ میاں صاحب کی شخصیت جب بھی خاکسار کے ذہن میں آتی ہے تو لگتا ہے جیسے ان کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اطلبوا العلم من المھد الی اللحد کی حقیقی اور عملی تصویر تھی۔میاں صاحب کو مختلف علوم سیکھنے کا بے انتہا شوق تھا کوئی بھی نئی چیز معلوم کرنے اور کچھ نیا جاننے کا موقع ہرگز ضائع نہیں کرتے تھے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علم حدیث ان کا خاص اور پسندیدہ موضوع تھا۔

شمشاد صاحب مبلغ امریکہ لکھتے ہیں کہ مربیان کے ساتھ میٹنگ میں ان کے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کرنے کی بہت کوشش کرتے تھے۔مطالعہ کا بہت شوق تھا مربیان کو بھی مطالعہ کرنے کی بار بار توجہ دلاتے اور خود بھی ہمیشہ دفتر میں کتابوں کا ڈھیر لگا کر رکھا ہوتا تھا۔بخاری شریف کا کثرت سے مطالعہ کرتے تھے آنے جانے والے مربیان سے بھی علمی گفتگو کرتے رہتے تھے۔

شاہد محمود صاحب مبلغ گھانا لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور خلافت کی محبت اور اطاعت آپ میں خوب بھری ہوئی تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ اکثر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

شیخ نصیر صاحب کارکن رشین ڈیسک کہتے ہیں کہ میاں صاحب کے ساتھ سولہ سال کا عرصہ وکالت اشاعت میں گزارا ان سے بہت کچھ میں نے سیکھا ہمیشہ ایک شفیق دوست کی طرح پایا انہوں نے خاکسار کو کبھی ماتحت ہونے کا احساس ہونے نہیں دیا۔اگر کبھی مجھے یہ محسوس ہوتا اور محسوس کرتا کہ میرے والدین نہیں ہیں تو انہوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ تم مجھے ان کی جگہ سمجھو۔

محمد الدین بھٹی صاحب کارکن اشاعت کہتے ہیں کہ میاں صاحب مرحوم کارکنان کے ساتھ ہمیشہ مؤدبانہ طریق سے پیش آتے تھے۔جب بھی اپنے پاس کسی کام سے بلاتے تو کہتے کہ کرسی پر بیٹھ جائیں پھر بات شروع کرتے۔جب کبھی آپ کی طرف سے کسی کارکن پر ناراضگی کا اظہار ہوتا تو اس کے بعد جلد ہی مشفقانہ انداز اختیار کر لیتے حتیٰ کہ بعض دفعہ معافی مانگنے تک نوبت آجاتی۔

احسان اللہ صاحب مربی سلسلہ گھانا کہتے ہیں کہ ان کے زیر سایہ نو سال وکالت اشاعت میں کام کیا خلافت کے عشق اور ادب سے معمور وجود تھا۔ایک دفعہ خاکسار کو کہا کہ حضور کو فیکس لکھ رہا ہوں یہ ابھی کرنی ہے پھر فیکس لکھنی شروع کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے الفاظ لکھ کر محویت کے عالم میں ان الفاظ پر چند منٹ نظریں جمائے رہے۔

آصف اویس صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کی تقرری چند ماہ پہلے وکالت اشاعت میں ہوئی۔یہ چند ماہ میری زندگی کے یادگار دن تھے۔ہر موقع پر نہایت شفقت سے میاں صاحب نے خیال رکھا۔

میری اوران کی عمر کا کم از کم پچپن سال سے زائد کا فرق تھا لیکن ان کے ساتھ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے یہ فرق نام کا ہی ہے گفتگو بھی شاندار ہوتی تھی محفل کو خوشگوار رکھنے کے لئے اکثر مذاق بھی کیا کرتے تھے۔ میرے ذمہ ان کی مترجم مسند احمد بن حنبل کا کام سپرد ہے۔ اس عمر اور صحت کی انتہائی خراب حالت میں بھی کام کو جاری رکھنے کی ہمت بلا کی تھی ان میں۔ مایوسی یا کام مکمل نہ ہو سکنے کا خیال بھی پاس سے نہ گزرتا تھا۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم محمد کاشف کہتے ہیں کہ خاکسار مقالے کے سلسلہ میں جو کہ خلفائے احمدیت کے پرائیویٹ سیکرٹریان کے حوالے سے تھا گذشتہ چند ماہ سے آپ کی خدمت میں کئی دفعہ حاضر ہوا۔ الحمدللہ انہوں نے خاکسار کو نہایت پیار سے بہت قیمتی وقت دیا۔ بیماری میں بھی تفصیلی انٹرویوز دیئے ایک بار بڑی رقت آمیز آواز میں کہنے لگے کہ انسان کی کوشش اور محنت کچھ بھی نہیں ہوتی۔ یہ میری زندگی کا خلاصہ ہے جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور پھر خلافت سے منسوب ہے۔

ربوہ سے آصف احمد ظفر کہتے ہیں کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل طاہر ہارٹ میں داخل تھے ان کی عیادت کے لئے میں گیا۔ باوجود شدید تکلیف کے خود اپنا ماسک اتارا اور گفتگو شروع کر دی۔ اس پر میں نے کہا کہ میاں صاحب اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا انشاء اللہ۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا بلا لینا بھی تو ایک فضل ہے۔ کہتے ہیں ان کے الفاظ سن کر میں حیران رہ گیا کہ اس حالت میں بھی اللہ پہ توکل ہے اور موت کی کوئی فکر نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خلافت سے تعلق میں جو مختلف لوگوں نے لکھا ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کا تعلق تھا اور اپنے ہر عمل سے انہوں نے اور اپنے ہر نمونے سے اس تعلق کا اظہار کیا بلکہ جب خلیفۃ المسیح الرابع نے امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا ہے اس وقت بھی خلافت کی اطاعت کی وجہ سے انہوں نے کامل اطاعت امیر کی اور بڑا لحاظ رکھا۔ باوجود اس کے کہ میں کم از کم تیرہ چودہ سال چھوٹا تھا عمر میں ان سے اور اس وقت بھی کامل اطاعت کی اور ہمیشہ انتہائی وفا کا نمونہ خلافت کے بعد بھی انہوں نے دکھایا کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور جو اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے کا جو انہوں نے اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کو بھی پورا فرمائے۔ ان کے پیاروں میں ان کو جگہ دے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے۔ جب مکرم مرزا غلام احمد صاحب کی وفات ہوئی ہے تو انہوں نے خواب دیکھی تھی کہ جب میاں صاحب کی وفات ہوئی اس وقت کے قریب میں خواب دیکھ رہا تھا کہ بھائی خورشید اور میاں احمد اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں اور ان کی ملاقات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہو رہی ہے۔ اس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ میری ملاقات بھی اسی طرح ہو جائے۔ سو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ مجھے بھی اپنے قرب میں بلا لے تو پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آگے آ جاؤ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب میں جگہ دی اللہ تعالیٰ نے تو ان کی مغفرت اور رحم کی خبر ان کو دے دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور آگے ان کی اولادیں بھی نیک اور صالح ہوویں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 21 st - December - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB